پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو ۔ کنیڈا
قیمت ۵۰ سینٹ
بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار
۲۷ رجب ۱۴۰۳
۱۰ مئی ۱۹۸۳
جلد ۱۲
شمارہ ۴



"قرآن والے اللہ کے اہل بھی ہیں اور خواص بھی" حدیث رسول

تلاوتِ قرآن کے آداب اور فرائض

ڈاکٹر محمد احمد واسطی

قرآن شریف کی تلاوت کرنے والے اس سے ساہ ... حاصل کرنے والے کا اللہ کے نزدیک کیا مقام ہے ... اس حدیث سے ظاہر ہے ... تمام لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے بمنزلہ گھر کے لوگوں کے ہیں۔

مضامینِ قرآن کو مستند عالم و مجتہد کے ترجمہ اور تشریح کے ذریعے
سمجھ کر زندگی میں وہ معقول رویہ اختیار کیا جائے جسکا قرآن مطالبہ کرتا ہے

... تو تشبیہات اور کنایوں اور استعاروں کا اصل مطلب سمجھ بیٹھے گا۔ دوسری چیز جس کا جاننا لازمی ہے وہ لغات ہیں۔ عربی ایک وسیع اور عظیم زبان ہے اس میں ایک ایک چیز کے کئی کئی نام اور کئی کئی چیزوں کے لئے ایک نام بسا اوقات آتا ہے۔ اسی طرح اس کی اصطلاحات اپنی مخصوص ہیں۔ الغرض لغات کے علم سے الفاظ کے معانی یا ان اصطلاحات کی تعریف پر عبور حاصل ہو جاتا ہے۔ چونکہ کتاب اللہ کے لئے شرط لازم ہے کہ ... جس کا اہتمام کیا جائے وہ عربی زبان کے قواعد ہیں۔ اور علم النحو اور علم الاشتقاق کہلاتا ہے۔ انھیں سمجھے بغیر کوئی شخص جملوں کا اعراب ... زیر زبر پیش کا ہرگز نہیں جان سکتا اور یہ ایسی غلطی ہوگی جس کی تلافی ممکن نہیں۔ آخر کسی زبان کی اس کے قواعد کے بغیر جو کوئی شخص اس طرح اس کے صحیح معانی جان سکتا ہے۔ ...

... مضامینِ قرآن کو مستند عالم و مجتہد کے ترجمہ اور تشریح کے ذریعہ سمجھ کر ایسا معقول رویہ اختیار کرے جس کا آیاتِ قرآنی مطالبہ کرتی ہیں۔ آہستہ تلاوت حسبِ معلوم ہو تو آہستہ آہستہ ...

... بے خبر ہے۔ بلکہ گمراہی میں پڑ گئے۔ اور پھر ان کی گمراہی بڑھتی چلی گئی۔ قرآن کی تشریح کرنے اور اس کی اصل عبارت سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ علوم سیکھے جائیں جن کے ذریعہ قرآن فہمی آسان ہو سکے، علمائے دین اور فقہائے اسلام نے ایسے پندرہ علوم بیان کئے ہیں جن کے سیکھے بغیر قرآن فہمی ممکن نہیں۔ پہلی چیز عقیدہ ہے اگر اس کی اصل سے نا واقف ہے ...

آخری بات :۔ کتاب الٰہی کی اہمیت اور اس پر عمل کی تاکید کے سلسلہ میں خود قرآن مجید میں یہ بات آئی ہے "اور اگر وہ لوگ قائم رکھتے توریت اور انجیل کو اور ان کتابوں کو جو ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی تھیں تو یقیناً ان کے اوپر آسمان سے رزق نازل ہوتا اور نیچے زمین سے ابلتا رہتا۔" (القرآن)

... ہر شخص جو کہ عالم قرآن، شارح قرآن اور واضع قرآن نہیں ہو سکتا ...

نعت

جوہر سعیدی

جس دن سے درِ احمدِ مختار ملا ہے
انساں کو نیا ضابطۂ کار ملا ہے

جو دولتِ دنیا کا طلبگار ملا ہے
وہ سود فراموشی زیاں کار ملا ہے

ان کے لئے جو بے سرو ساماں ہوا اسکو
دل صورتِ گنجینۂ اسرار ملا ہے

جو دھوپ کی شدت میں چلا سوئے مدینہ
سایہ اسے بے سایۂ دیوار ملا ہے

بے تاج نظر آتے ہیں سر تاجوروں کے
جب کوئی گدا لے درِ سرکار ملا ہے

اس طرح ملا ہے کہ وہی وہ نظر آیا
ہر حال میں جو ان کا طرفدار ملا ہے

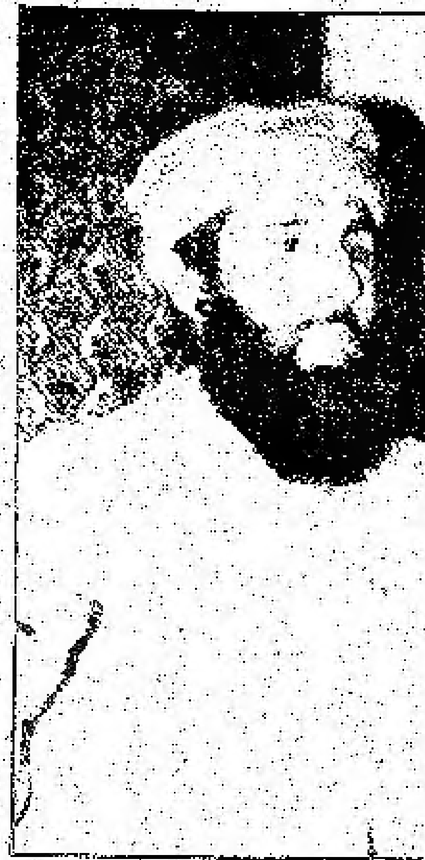
جلوے نظر آتے ہیں مسیحا نفسی کے
جب کوئی غمِ عشق کا بیمار ملا ہے

کی جس نے محبت کی امانت کی حفاظت
ہر غم میں اسے عکسِ غمِ یار ملا ہے

کر ناز کہ جوہر تجھے اس دورِ ہوس میں
دل شیفتۂ سیدِ ابرار ملا ہے

ہم جلاوطن حکومت قائم کریں گے

ملاقات



حافظ عبدالخالق

اتحاد اسلامی افغانستان کے نائب صدر اور حزب اسلامی افغانستان کے سربراہ گل بدین حکمت یار سے خصوصی ملاقات

سوال: اقوام متحدہ کی نگرانی میں افغان مسئلہ کے حل کے لئے جو کوششیں جاری ہیں اور بالواسطہ جو مذاکرات ہو رہے ہیں کیا آپ ان سے مطمئن ہیں؟

جواب: مذاکرات افغانستان کے مسئلہ کا حل نہیں۔ نہ ہم ان مذاکرات سے مطمئن ہیں۔ روس اس معاملے میں ایماندار نہیں وہ افغانستان میں مزید فوجیں بھیج رہا ہے۔ نئے ایئرپورٹ تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ بمباری جاری ہے۔ گھر تباہ و برباد کئے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں جبکہ روس اپنی افواج افغانستان سے نکالنے پر آمادہ نہیں ان مذاکرات سے روس یہ تاثر دینا چاہتا ہے جب افغان مسئلہ کے حل کے لئے بات چیت ہو رہی ہے تو مجاہدین کیوں لڑ رہے ہیں یہ مذاکرات دراصل مجاہدین کی مزاحمت کو ختم کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ روس کا موقف یہ ہے کہ اس نے افغانستان میں اپنی فوجیں افغان حکومت کی درخواست پر اس کی حفاظت کے لئے بھیجی ہیں۔ روس خود کو مذاکرات میں شامل نہ کر کے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اس مسئلہ کے اصل فریق افغانستان، ایران اور پاکستان ہیں۔ اور اس کے ہاتھ اس معاملہ سے صاف ہیں۔ جبکہ صحیح صورت حال یہ ہے کہ اس معاملے کے اصل فریق مجاہدین اور روس ہیں۔ پاکستان اور ایران اس معاملے کے اصل فریق نہیں وہ تو روسی مداخلت کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات میں ملوث ہوئے ہیں۔ اس طرح روس بین الاقوامی سطح پر چین اور امریکہ سے افغانستان میں مداخلت نہ کرنے کی یقین دہانی حاصل کرنے کی بات کر کے چین اور امریکہ کو بھی اس معاملہ میں ملوث کرنا چاہتا ہے۔

سوال: آپ فرماتے ہیں کہ یہ مذاکرات غیر حقیقی نامکمل کے درمیان ہو رہے ہیں لیکن بالفرض ان مذاکرات کے نتیجے میں کوئی سمجھوتہ طے پا جاتا ہے تو اس پر عملدرآمد کے امکانات کیسے ہیں؟

جواب: ہم دوسروں کو تو اس بات کی اجازت دیتے ہیں اور نہ انہیں حق پہنچتا ہے کہ وہ ہمارے متعلق کوئی فیصلہ کریں۔ اگر وہ ہمارے اصولوں سے ہٹ کر کوئی فیصلہ کریں گے تو وہ ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہوگا۔ ہم ملکوں کے مابین اپنے تعلقات کو خراب کرنا نہیں چاہتے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارے دوست ایسا کوئی فیصلہ نہیں کریں گے جو ہمارے لئے قابل قبول نہ ہو۔

سوال: ایران نے سہ فریقی مذاکرات کا بائیکاٹ کیا ہے اس پر آپ کا رد عمل کیا ہے؟

جواب: ایران کے اس فیصلہ پر ہمیں خوشی ہوئی ہے اور اس کی پالیسی ہمارے موقف کے قریب تر ہے۔

سوال: اگر مذاکرات افغانستان کے مسئلہ کا حل نہیں ہیں تو پھر اس کا حل کیا ہے؟

جواب: افغانستان کے مسئلہ کا حل ہے افغانستان سے روسی افواج کی فوری طور پر غیر مشروط واپسی اور وہاں اسلامی حکومت کا قیام ہے اور یہ مسئلہ مذاکرات سے نہیں جہاد سے حل ہوگا اس کے علاوہ افغان مسئلہ کا کوئی اور حل نہیں ہے۔

سوال: روس نے پاکستان کی سرحد پار کرنے کی دھمکی دی ہے۔ آپ کے خیال میں موجودہ صورتحال کے کس قدر امکانات ہیں؟

جواب: روس اس پوزیشن میں نہیں کہ وہ سرحد عبور کرے۔ اسے افغانستان میں ہی اس قدر مشکلات کا سامنا ہے کہ اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ روس کے سرحد عبور کرنے کا مطلب اس کے اپنے مسائل میں اضافہ کرنا ہے۔

سوال: غفار خان بار بار کہہ چکے ہیں کہ مہاجرین کی وجہ سے سرحد کا علاقہ میدان کارزار بن جائے گا کیا ایسا ممکن ہے؟

سرحد عبور کر کے روس اپنے لئے اور مسائل کھڑے کر لے گا

جواب: روس کا کہنا ہے کہ اس نے اپنی افواج افغانستان میں اس لئے بھیجیں کہ اس کی سرحدیں غیر محفوظ ہو گئی تھیں اور غفار خان اس دلیل کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ موجودہ صورتحال میں روس کی سرحدیں مزید غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔ اس لئے پاکستان کی سرحدیں پار کرے گا یہ کہنا مشکل ہے کہ روس ایسا نہیں کرے گا وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن ابھی اسے اس سلسلہ میں بہت مشکلات ہیں۔

سوال: مجاہدین کو اسلامی ممالک کی طرف سے اسلحہ کی امداد مل رہی ہے یا نہیں؟

جواب: اس سلسلہ میں کچھ مشکلات درپیش ہیں جن کی وجہ سے ہم اسلحہ نہیں لے سکتے اسلامی دنیا کے ممالک روس کی ناراضگی مول لے کر ہماری امداد نہیں کر سکتے۔ اس لئے کوئی اسلحہ نہیں مل رہا۔

سوال: تو پھر جس اسلحہ سے آپ جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں، یہ کب تک کام دیتا رہے گا؟

جواب: ہم تین سالوں سے اپنی جنگ جاری رکھے ہیں اور روس خود اپنی بیرکوں میں بھی ہم سے محفوظ نہیں۔ جب ہم تین سال تک اس اسلحہ سے لڑ سکتے ہیں تو آئندہ بھی انشاء اللہ لڑتے رہیں گے۔

سوال: کچھ امریکی امداد کے متعلق؟

جواب: یہ روسی پروپیگنڈہ ہے جس میں کوئی حقیقت نہیں۔ ہماری پوزیشن واضح ہے ہم افغانستان کو دو سپر طاقتوں کا میدان نہیں بنانا چاہتے۔ ہم افغانستان کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور بیرونی امداد کے بغیر یک آزاد نہیں کرانا چاہتے ہیں یہ بات بالکل واضح ہے نو آبادیاتی طاقتیں ہمیشہ آزادی کی تحریکوں کی مخالف ہوتی ہیں۔

سوال: پاکستان کی پالیسی سے کیا آپ مطمئن ہیں؟

جواب: پاکستان نے تمام تر مشکلات کے باوجود ۳ ملین مہاجرین کو پناہ دی ہے اور روز بروز ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ ایسی امداد ہے جسے ہم کبھی نہیں بھول سکتے یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ پاکستان کو خود اپنی مشکلات درپیش ہیں۔ روس اس کے لئے مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ اس کی سرحدیں غیر محفوظ ہیں۔ پاکستان جو کچھ کر رہا ہے وہ اس کا مسئلہ ہے اور جہاد ہمارا ہے۔

سوال: کیا امریکہ بھی نوآبادیاتی طاقت ہے؟

جواب: ONE OF THE ... BIGGIST

سوال: غیر وابستہ تحریک سربراہی کانفرنس منعقدہ دہلی میں افغانستان کا مسئلہ جس طرح پیش ہوا کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟

جواب: غیر وابستہ ممالک کی سربراہ کانفرنس میں جو کچھ ہوا ہے ہم اس سے مطمئن نہیں۔ انہوں نے ببرک کارمل حکومت کو دعوت دی ہے جس نے دس لاکھ افغان عوام کا قتل عام کیا ہے اس پر ہمیں کیسے اطمینان ہو سکتا ہے اور ہم کیسے خوش ہو سکتے ہیں۔

سوال: دنیا میں آزادی کی جو تحریکیں چل رہی ہیں۔ آپ کا ان سے رابطہ ہے یا نہیں؟

جواب: ہمارا ان تحریکوں سے رابطہ ہے جو ہمارے موقف کی حامی ہیں۔ ایسی تحریکیں پاکستان، ترکی، عرب ممالک، بھارت، بنگلہ دیش اور ایران میں ہیں۔ یہ تحریکیں ہماری ہر ممکن مدد کر رہی ہیں۔ اور رابطہ اطلاعات کی حد تک محدود ہے۔

سوال: بعض دوسری آزادی کی تحریکوں کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً تنظیم آزادی فلسطین؟

جواب: تنظیم آزادی فلسطین سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں اس کی پوزیشن اور وجہ واضح ہے۔

سوال: پاکستان کی اسلامی تحریکیں آپ کی کس حد تک امداد کر رہی ہیں؟

جواب: پاکستان کی تمام اسلامی طاقتوں کی ہمیں حمایت حاصل ہے اور وہ ہماری ہر ممکن امداد کر رہی ہیں۔ ان میں جماعت اسلامی سب سے نمایاں ہے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں اور ان کے لئے دعا گو ہیں۔

سوال: اقوام متحدہ میں اتحاد اسلامی افغانستان کی نمائندگی کے کوئی امکانات ہیں؟

جواب: ہمیں یہ امید نہیں کہ مستقبل قریب میں ہمیں نمائندگی مل جائے گی یا ہم حاصل کر لیں گے۔ یہ ممکن نہیں ہے۔

سوال: افغانستان میں اس وقت آپ کی پوزیشن کیا ہے؟

جواب: افغانستان کے عوام اتحاد اسلامی افغانستان کے ساتھ ہیں۔ ۹۰ فیصد علاقہ پر ہمارا قبضہ ہے۔

سوال: اگر ۹۰ فیصد علاقوں پر آپ کا قبضہ ہے تو پھر آپ ان علاقوں میں آزاد حکومت کیوں قائم نہیں کر لیتے؟

جواب: افغانستان میں درحقیقت مجاہدین حکومت کر رہے ہیں۔ زمینی سطح پر ہمارا قبضہ ہے جب ہم فضائی حملوں کے مقابلے کے قابل ہو جائیں گے۔ تو جلاوطن حکومت کے قیام کا اعلان کر دیں گے۔ ہمیں بیرون وطن حکومت قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم اتحاد قائم ہو چکا ہے جس کی ایگزیکٹو کمیٹی فیصلے کرتی ہے۔ ہماری بالائی قیادت تبدیل ہوتی ہے۔ ہم انشاء اللہ مستقبل میں مستقل لیڈرشپ قائم کریں گے۔

جہاد کے سوا ہمارے مسئلے کا کوئی حل نہیں

سوال: اسلامی دنیا کے آپ کوئی پیغام دینا پسند کریں گے؟

جواب: دنیائے اسلام اس وقت جن مصائب و مشکلات سے دوچار ہے اس کی وجہ اسلام سے دوری ہے۔ اسلامی ملک ایسا نہیں چاہتے بلکہ وہ پہلے کمزور ہو چکے ہیں سیاسی، اخلاقی، معاشی، فکری، علمی غرضیکہ ہر لحاظ سے زوال کا شکار ہیں۔ اور وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک وہ اسلام کی طرف نہیں آتے۔

آسام میں مسلمانوں کے قتل عام کا بھارتی حکومت کو پیشگی علم تھا

تین روز قبل پولیس حکام کی طرف سے ایک ہزار ہندو بلوائیوں کے مسلح ہو کر نیلی آنے کی اطلاعات پر حکومت نے مسلمان عورتوں اور بچوں کے قتل عام کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی

انڈیا ٹوڈے کی رپورٹ بھارتی پارلیمنٹ میں پڑھ کر سنائی گئی

سپیکر نے اس رپورٹ پر بحث کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا

نئی دہلی ــــ (رائٹر) آسام میں مسلمانوں کے قتل عام کو بھارتی حکومت روک سکتی تھی مگر حکومت نے پیشگی کارروائی نہیں کی جس کی وجہ سے نیلی اور نواگاؤں کے اضلاع میں تین ہزار سے زائد مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ اس کا انکشاف بھارت کے جریدے انڈیا ٹوڈے میں کیا گیا ہے۔ آج پارلیمنٹ میں انڈیا ٹوڈے کی آسام میں قتل عام کے بارے میں رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی جس میں انکشاف کیا ہے کہ مسلمانوں کے زبردست قتل عام کے واقعہ سے تین روز قبل ایک پولیس افسر نے سینیئر پولیس حکام کے نام ایک ارجنٹ پیغام بھیجا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ مسلمانوں کے قتل عام کے لئے ایک ہزار ہندو بلوائی ہر قسم کے اسلحے سے لیس ہو کر نیلی کے علاقے میں جمع ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے مسلمان تارکین وطن میں زبردست خوف و ہراس پایا جاتا ہے اور انہیں خدشہ ہے کہ ان پر ہندو بلوائی کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں اس پیغام میں فوری طور پر حفاظتی انتظامات کرنے کی درخواست کی

پاکستان کو اسلحہ سازی میں جرمنی چین اور برطانیہ کا تعاون حاصل ہے

جی ۳ رائفل اور مشین گن ۔ ۹۰ فیصد سے زیادہ ملکی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں ۔ پی او ایف کے چیئرمین کا انٹرویو

۵ لاکھ عوام صدر کے منتظر تھے

گوجرانوالہ میں ۱۲ سال بعد زبردست جلسہ

گوجرانوالہ

...

پولیس اہلکاروں نے پکڑ لیا بعد میں پتہ چلا کر وہ اپنے دو بھائیوں کے قتل کے سلسلے میں صدر سے فریاد کرنا چاہتا تھا صدر نے حکم دیا کہ ان کو حوالات سے رہا کر دیا جائے اور فوری طور پر ان کی شکایت دور کی جائے ۔ ایک بچی کی طبیعت ناساز ہو گئی اسے فوراً اسپتال منتقل کر دیا گیا ۔

جماعت اسلامی کے چھ رہنماؤں کے وارنٹ

لاہور ــــ ایک مقامی عدالت نے جماعت اسلامی کے چھ رہنماؤں کے قابل ضمانت گرفتاری وارنٹ جاری کئے ہیں ۔ یہ وارنٹ سید فاروق حیدر مودودی کی جانب سے دائر کردہ مقدمے کے سلسلے میں جاری کئے گئے ہیں جس میں سید فاروق حیدر نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جماعت اسلامی

...

امین جاوید، حفیظ الرحمٰن حسن اور عبدالحفیظ احمد ۔

مغربی برلن میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے خواہشمند پاکستانیوں کا جائزہ لیا جائے گا

مغربی برلن ــــ ایم کیو ایم پاکستان تحریک کی مخالفت اور جمہوریت سے انکار کرنے والوں کو سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے قانونی طور پر مغربی برلن پہنچنے والوں کو مغربی برلن کے حکام مشرقی برلن کی طرف سے ... وطن کو ... قرار دیا گیا ہے اور اگر انہوں نے کام کرنے سے انکار کیا تو وہ ان فوائد سے محروم ہو جائیں گے مغربی برلن سینیٹ کے ایک ترجمان نے کہا کہ

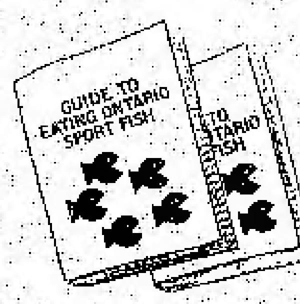
...

ONTARIO'S FISH TESTING PROGRAM



انٹاریو اپنی ماهی گیری کے لئے مشہور ہے ۔ انٹاریو
گورنمنٹ باقاعدہ تحقیق و نگہداشت کے ذریعے اپنے اس قیمتی
سرمائے کی حفاظت کرتی رہتی ہے ۔ اب تک تقریباً ۱۲۰۰
جھیلوں اور دریاؤں کی آزمائش کی جا چکی ہے ۔
اس تحقیق کے نتائج
راهنما کتابچوں کی شکل میں شائع کئے جا چکے ہیں ۔

GUIDE TO EATING ONTARIO SPORT FISH
Northern Ontario, Lake Superior, Lake Huron



GUIDE TO EATING ONTARIO SPORT FISH
Southern Ontario and the Great Lakes

NOW AVAILABLE FOR 1983.

آپ درج ذیل محکموں کے اپنے قریبی دفاتر سے یہ کتابچے مفت حاصل کر سکتے ہیں ۔

ONTARIO MINISTRY OF THE ENVIRONMENT
ONTARIO MINISTRY OF NATURAL RESOURCES
ONTARIO MINISTRY OF NORTHERN AFFAIRS

راهنما کتابچے جون کے مہینے میں بیوٹی سٹور اور ایل سی بی او کے
بعض مقامات سے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔

Ministry of the Environment
Hon. Keith C. Norton, Q.C., Minister

Ontario

Ministry of Natural Resources
Hon. Alan W. Pope, Minister

امرتسر میں پنجاب کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو قتل کر دیا گیا

ان پر دربار صاحب سے باہر آنے پر سٹین گن سے فائرنگ کی گئی۔ فائرنگ سے ایک لڑکا بھی ہلاک ہو گیا

قتل میں سکھوں کی قائم کردہ خالصہ فوج کا ہاتھ ہے؟



اندرا گاندھی کی بڑی بہو سونیا بھی سیاست میں حصہ لیں گی

امیٹھی میں پریس کانفرنس سے خطاب

سیاسی ڈھانچہ تیار کرنے والی کمیٹی جون تک کام ختم کر لے

حکومت کی طرف سے تین رکنی کمیٹی کو حکم

نوابزادہ نصراللہ خان کی نظربندی میں اضافہ

کہیں ہم منتخب نمائندے نہ ہوتے تو ان کی نعش وار کر دیا ہوتا

صدر کی پریس کانفرنس کی جھلکیاں

۲ سو جرائم پیشہ افراد ایران سے پاکستان میں داخل ہو گئے؟

ملک میں چینی کی زبردست پیداوار تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو گئے

سندھ میں تمام گودام لبالب بھر گئے دیگر صوبوں کو اپنا کوٹہ جلد اٹھانے کی ہدایت

پاکستان اواکس طیارے نہیں خرید رہا

پاکستان میں وائرلیس کے ذریعے ڈکیتی کی پہلی واردات

بس ڈکیتی کے ملزموں کی نشاندہی پر ۲ وائرلیس سیٹ اور ۲ لاکھ روپے برآمد

ملزم اب تک ۴ وارداتوں کا اعتراف کر چکے ہیں، ایس پی کینٹ کی پریس کانفرنس

حج پر جانے والوں کو حکومت کا مقرر کردہ لباس زیب تن کرنا ہو گا

خلاف ورزی کرنے والوں کو وطن واپس بھیج دیا جائے گا۔ لاہور میں مولانا زکریا کا مدار کا انکشاف

ہرات کے نواح میں روسی افواج کی نہتے شہریوں پر بمباری۔ ڈیڑھ ہزار ہلاک

روسی فوج کے چھ ہیلی کاپٹر، دو مگ ۲۱ طیارے اور بتیس ٹینک تباہ ہو گئے

سرکاری افواج اور مجاہدین کے درمیان گھمسان کی لڑائی

مرکزی امام بارگاہ کراچی میں داخلے سے روکنے کے خلاف سندھ ہائیکورٹ میں رٹ

بیرون ملک سے سب سے زیادہ رقوم مشرق وسطیٰ میں مقیم پاکستانیوں نے بھیجیں

ہم ماضی کے تلخ تجربات کے باوجود پیپلز پارٹی سے تعاون کر رہے ہیں۔ مزاری

کالعدم پیپلز پارٹی سے انتخابی اتحاد نہیں ہوا۔ صدر ضیاء الحق ملک کا سیاسی ڈھانچہ مسلط کرنا چاہتے ہیں

پندرہ روزہ
الہلال
نوٹنگھم
سوٹزرلینڈ

الاَ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
سنو! اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (القرآن)

صائب مشورہ

صدر ضیاء الحق صاحب نے سندھ کے دورے کے بعد ایک غیر محتاط اظہار خیال یہ فرمایا تھا کہ جناب سندھ کے لوگ تو مزید چھ سال کے لیے مارشل لاء کا تسلسل چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ صدر صاحب کا یہ تاثر کسی معروضی اور سائنسی تجزیے پر مبنی نہیں تھا بلکہ ان مفاد پرستوں کے ذریعے گفتگو کے بعد مرتب ہونے والا تاثر تھا جو ہر حکمران کی کچہری کی زینت بنا کرتے ہیں اور اپنی مطلب براری کے لیے اہل اقتدار سے ایسی دل خوش کن باتیں کیا کرتے ہیں تاکہ ان کے اپنے بگڑے کام بن جائیں۔

کالم جماعت اسلامی کراچی کے امیر جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے مثالوں اور تاریخی حوالوں سے صدر کے اس اظہار خیال پر بہت عمدہ تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے مخلصانہ طور پر صدر صاحب کو تنبیہ کی ہے کہ وہ اپنے جلسوں کی حاضری اور زندہ باد کے نعروں سے غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ فاروقی صاحب نے بجا طور پر نشاندہی کی ہے کہ سیاسی افراد کے لیے چھوٹے بڑے جلسے اور جلوس روزانہ کے معمولات ہوتے ہیں لیکن جن افراد کا عوام سے کوئی رابطہ نہ ہو وہ اگر کبھی عام جلسوں میں آ جاتے ہیں تو تھوڑی سی بھیڑ دیکھ کر ان کی آنکھوں کا پھٹی کی پھٹی رہ جانا فطری امر ہے۔ جناب فاروقی نے بتایا کہ نوکر شاہی اکثر یہ کھیل کھیلا کرتی ہے کہ حکمرانوں کو ان کی مقبولیت کے گمراہ کن تاثر میں الجھا کر ایسی صورت حال پیدا کر دیتی ہے کہ جس میں اس کے ہیروں کے طور پر کار پرداز مفاد پرست وڈیروں اور جاگیرداروں کا ٹولہ فائدہ اٹھا کر حکمرانوں کو ان کے قبول عام کا تاثر دیتا رہتا ہے۔ فاروقی صاحب نے اپنے موقف کی تائید میں یاد دلایا ہے کہ عین اس وقت جب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے پیروں کے نیچے سے زمین سرک رہی تھی۔ پورے ملک میں ان کے اعزاز میں شاندار استقبالیہ جلسے بھی ہو رہے تھے۔ یہی صورت بھٹو صاحب کے ساتھ بھی پیش آئی کہ مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات کے اعلان سے پہلے انہوں نے پورے ملک کا طوفانی رابطۂ عوام کا دورہ کیا۔ کراچی سے خیبر تک در و دیوار زندہ باد کے نعروں اور بھٹو کی دھن سے لرز گئے۔ اس طرح جب نوکر شاہی اور مفاد پرست ٹولے نے انہیں ان کے قبول عام کا یقین دلا دیا اور ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی کہ ملک میں ان کے علاوہ کوئی دوسری سیاسی قوت موجود نہیں ہے تب سابق وزیر اعظم نے انتخابات عام کا اعلان کیا اور پھر اس اعلان کے چند ہفتوں بعد ہی ملک میں جو صورت حال پیدا ہوئی اور جس طرح ان کے اقتدار کی کشتی دریا برد ہوئی وہ ہر حکمران کے لیے نشان عبرت ہونا چاہیے۔

مارشل لاء کے ذریعے ملک میں مزید چھ سال حکومت کے سلسلے میں سندھ کے عوام کی خواہش کا جو حوالہ صدر صاحب نے دیا تھا اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فاروقی صاحب نے بڑے برجستہ انداز میں یاد دلایا ہے کہ ان کے ایک ہم پیشہ صدر محمد ایوب خان کے لیے تا دم زیست صدر رہنے کی خواہش اور پیشکش کے طور پر ملک بھر میں سینکڑوں قرار دادیں منظور کی گئی تھیں لیکن جب ان کے خلاف تحریک اٹھی تو یہ سب قرار دادیں خس و خاشاک کی طرح بہہ گئیں اور خود ایوب خان اس سیلاب میں سفینے کی طرح غرقاب ہو گئے۔ اس تجزیے کے ساتھ جناب محمود اعظم فاروقی کا یہ مشورہ صائب نظر آتا ہے کہ صدر صاحب چشم بصیرت وا کریں۔ نوکر شاہی کے کھیل کا مہرہ نہ بنیں اور مناسب یکسانگی اور جداگانہ بنیادوں پر انتخابات کرا کے عوام کی امانت عوام کے سپرد کر دیں۔

جنیوا مذاکرات پر ایران کا موقف

ایران نے ایک بار پھر افغانستان کے بارے میں ہونے والے جنیوا مذاکرات میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ ایران کا موقف یہ ہے کہ وہ افغانستان کے بارے میں — اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ہونے والے مذاکرات کے نئے دور میں شرکت نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس میں افغان مجاہدین کو شریک نہیں کیا جا رہا۔ ایرانی ناظم الامور نے جنیوا میں کہا کہ ہمیں ان مذاکرات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم انہیں اس وقت تک بے سود اور کالعدم سمجھیں گے جب تک ان میں افغان عوام کے حقیقی نمائندوں کو شامل نہیں کیا جاتا۔

ہمارے خیال میں ایران کا موقف اخلاقی اور اصولی طور پر زیادہ مضبوط اور درست ہے۔ اور اس کے سبب وہ بالواسطہ مذاکرات کے جگہ پر طریق کار ہے بالکل صحیح ہے۔ بالواسطہ مذاکرات کوئی اصولی اور اخلاقی بنیاد اس لیے نہیں رکھتے کہ اول یہ مذاکرات ان فریقوں میں ہو رہے ہیں جو براہ راست ایک دوسرے کو تسلیم نہیں کرتے۔ یعنی یہ تو مذاکرات حکومت پاکستان اور ببرک کارمل کے نمائندوں میں ہو رہے ہیں مگر براہ راست پاکستان ببرک کارمل حکومت کو تسلیم بھی نہیں کرتا۔ دوم یہ کہ مذاکرات پاکستان اور ببرک کارمل کی حکومتوں کے نمائندوں میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خصوصی نمائندے کے توسط سے ہو رہے ہیں۔ جبکہ حکومت پاکستان اور ببرک کارمل حکومت کا براہ راست کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ افغانستان کا اصلی جھگڑا روس اور افغان عوام کے درمیان ہے کہ روس نے اپنی فوجی طاقت سے افغان عوام کی آزادی کو سلب کر کے ان پر اپنے ایک ایجنٹ ببرک کارمل کو مسلط کر دیا۔ چنانچہ جھگڑا اور جنگ تو روس اور افغان عوام کے درمیان ہے مگر جنیوا میں جو مذاکرات ہو رہے ہیں ان میں نہ روس شریک ہے نہ افغان عوام۔ اس اعتبار سے یہ مذاکرات قطعاً کوئی اصولی اور اخلاقی بنیاد نہیں رکھتے۔

پاکستان صرف ان معنوں میں اس مسئلے سے متعلق ہے کہ افغانستان کے اندر روس اور افغانوں کے درمیان جو جنگ برپا ہے اس کی ہولناکیوں سے عاجز آ کر تیس لاکھ افغان مہاجرین پاکستان چلے آئے ہیں اور بارہ پندرہ لاکھ ایران میں چلے گئے ہیں۔ چنانچہ پاکستان اور ایران کا تعلق صرف اتنا ہے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ افغانستان کی داخلی کشمکش ان کے ہاں بصورت جنگ در آئے۔ افغان مہاجرین عافیت اور سلامتی سے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ چنانچہ افغانستان کے جھگڑے میں جو بھی حل پاکستان اور ایران کے لئے قابل قبول ہو سکتا ہے۔ جسے افغان مہاجرین کی پذیرائی حاصل ہو۔ کیونکہ افغان مہاجرین کی مرضی کے برعکس اگر پاکستان یا ایران کسی حل کو قبول کرنے پر آمادگی ظاہر بھی کر دیں تو اس سے ان کا مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا۔ یعنی افغان مہاجرین کی مراجعت اس سے نہیں آ سکے گی۔ ان حالات میں ایران کا لائحہ عمل بالکل واضح اور منطقی ہے کہ جب تک جنیوا مذاکرات میں افغان مجاہدین شریک نہ ہوں ایران یا پاکستان کی شرکت بے معنی اور بے نتیجہ ہوگی۔

القرآن

خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشتکار خوش ہو گئے۔ (الحدید۔ ۲۰)

السنۃ

خطائیں معاف کیا کرو

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "صدقہ دینا مال میں کمی نہیں کرتا اور جو شخص کسی کی خطا معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے نیز جو شخص محض خدا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے!" (مسلم)

زندہ تحریریں

انقلاب کا عمل

لوگوں کے لئے یہ وقت رواداری سے گزار دینے کا نہیں بلکہ گہری سوچ اور غایت درجہ کے غور و فکر کا ہے۔ وہ اگر اس نازک وقت میں غفلت و بے پروائی سے کام لیں گے تو ایک جرم عظیم کا ارتکاب کریں گے اور اس جرم کی سزا صرف آخرت ہی میں نہ ملے گی بلکہ اسی دنیا کی زندگی میں ان پر چھا جائے گی۔ زمانے کا یہ دور باطل ان کی آنکھوں کے سامنے تہذیب اسلامی کے ایک ایک نشان کو مٹائے گا اور وہ بے بسی کے ساتھ اس کو دیکھا کریں گے۔ زمانہ ان کے قومی وجود کو ملیا میٹ کر دے گا۔ ایک ایک کر کے ان امتیازی حدود کو ڈھائے گا جن سے اسلام غیر اسلام سے ممیز ہوتا ہے۔ ہر اس خصوصیت کو فنا کر دے گا جس پر مسلمان دنیا میں فخر کرتا رہا ہے۔ وہ یہ سب کچھ دیکھیں گے اور کچھ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں خود اپنے گھروں میں اپنی نوخیز نسلوں کو خدا پرستی سے، حقیر اسلامی تہذیب سے بیگانہ اور اسلامی اخلاق سے عاری دیکھیں گی اور آنسو تک نہ بہا سکیں گی۔ یہ انجام یقینی ہے اگر کام کے وقت کو غفلت میں کھو دیا گیا۔ انقلاب کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس کے آثار نمایاں ہو چکے ہیں اور اب فکر و عمل کے لئے بہت ہی تھوڑا وقت باقی ہے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

موسٹ ویلکم سر!

نادر مسعود

کراچی کی پولیس میں فیروز آباد تھانے پر چھاپہ پڑنے کے بعد شدید بے چینی اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور خدشہ ہے کہ تھانہ انچارج سمیت پورے عملے کی گرفتاری پر پولیس کے جوان ہڑتال پر چلے جائیں۔ پولیس افسران کا کہنا ہے کہ اچانک گوریلا انداز میں چھاپہ مار کر تھانے کا سارا ریکارڈ ضبط کیا گیا ہے۔ حالانکہ چھاپہ مارنے کا صحیح طریقہ یہ تھا کہ اینٹی کرپشن پولیس پہلے اعلیٰ افسران کو مطلع کرتی اور بعد میں کاروائی کا ایکشن کیا جاتا۔ ہمارے خیال میں اینٹی کرپشن پولیس کو پولیس کے اعلیٰ افسران سے مشورہ کرنے کے بجائے خود تھانہ انچارج فیروز آباد ہی سے صلاح و مشورہ کر لینا چاہیے تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ تھانہ انچارج صاحب اپنی خاندانی شرافت کی بنا پر نہ صرف اپنے جرم کا اعتراف کر لیتے بلکہ خود کو گرفتاری کے لئے بھی پیش کر دیتے اور صورت حال کچھ یوں پیش آتی:

"ہیلو، تھانہ انچارج تشریف رکھتے ہیں!"

"وہ بول رہا ہوں"

"انچارج صاحب میں ڈی ایس پی اینٹی کرپشن آپ سے مخاطب ہوں"

"آ ہا ڈی ایس پی صاحب! کہئے کیسے یاد فرمایا؟"

"بس کیا عرض کروں۔ آپ کے خلاف ایک شکایت آئی تھی۔ سوچا براہ راست آپ سے بات کر لوں"

"سر آپ نے بہت اچھا کیا سر! کیا اب سہولت مہیا فرمادی..." "جی ہاں، آپ ٹھیک سمجھے"

"ایک بیوہ خاتون مسز سعیدہ بیگم نے رپورٹ درج کرائی ہے کہ آپ نے ان کے بیٹے کو پانچ سو روپے لے کر ضمانت پر رہا کیا۔ اور بعد میں سوزوکی چھڑانے کے لئے بھی ایک ہزار روپے کی رقم طلب کی۔ کیا یہ درست ہے؟"

"جی ہاں مجھے یاد آ گیا!"

"یعنی یہ رپورٹ درست ہے!"

"عورت نے رپورٹ درج کرائی ہے تو درست ہی ہوگی جناب!"

"گویا آپ نے رشوت لی ہے!"

"اب آپ سے کیا چھپانا۔ میں نے رشوت لی ہے۔ لیکن سر! آپ سوچئے کہ رشوت کون نہیں لیتا۔ صرف وہی سرکاری ملازمین نہیں لیتے جنہیں رشوت لینے کا موقع میسر نہیں ہے"

"خیر رشوت کے موضوع پر مذاکرہ تو ہم بعد میں کر لیں گے۔ یہ بتائیے کہ اس وقت خاتون کے دیئے ہوئے نشان زدہ نوٹ آپ کے پاس موجود ہیں؟"

"وہ سارے تو نہیں ہیں سر! گڈی میں سے دو تین نوٹ میں نے خرچ کر ڈالے ہیں!"

"وہ سارے تو خرچ نہیں کیے ہیں نا؟"

"جناب اتنا فضول خرچ بھی نہیں ہوں!"

"اچھا تو پھر میں آ رہا ہوں! آپ کو پکڑنے کے لئے!"

"موسٹ ویلکم سر! مگر آپ کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے۔ میں ذرا جلدی اٹھنا چاہ رہا تھا!"

"ایک آدھ گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا! مجسٹریٹ اور مارشل لاء کے ایک دو ممبران کو بھی پک اپ کر لوں گا"

"تو کیا مارشل لاء والے بھی آ رہے ہیں؟"

"ہاں وہ کہہ رہے تھے کہ ہم بھی چلیں گے!"

"سر! مجمع اکٹھا کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ اور مجسٹریٹ صاحب ہی کافی ہیں!"

"مجھے ان کا اصرار ہے..."

"سر! اخبار والے بھی آئیں گے؟"

"اس کی کیا ضرورت ہے؟"

"بس یونہی ذرا فوٹو شوٹو بن جاتا!"

"چلو وہ بھی بلوا دیں گے!"

"ٹھیک ہے سر! تو پھر آپ پہنچ رہے ہیں؟"

"ہاں، بلکہ میں مذاق تھوڑے ہی کر رہا ہوں!"

"ٹھیک ہے میں آپ کا انتظار کرتا ہوں۔ اور ہاں فوٹو گرافر ذرا اچھی والی لائیے گا۔ میرا مطلب ہے چکنی ہو کیونکہ فوٹو اچھا بنتا ہے!"

"تم بے فکر رہو۔ اور ہاں نشان زدہ نوٹ تم نے کہاں رکھے ہیں؟"

"میری دراز میں ہیں!"

"انہیں دراز سے نکال کر جیب میں رکھ لو!"

"کونسی جیب میں سر! سائیڈ پاکٹ میں یا بیک میں؟"

"اگر سائیڈ پاکٹ میں آسانی سے آ جائے تو بیک ہی میں رکھ لو!"

"آل رائٹ سر!"

"اور ہاں، بھاگنا نہیں!"

"آپ بھی کیسی بات کر رہے ہیں! میں شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہوں سر! رشوت لینا میری عادت ہے... وعدہ پورا کرنا میرا ایمان!"

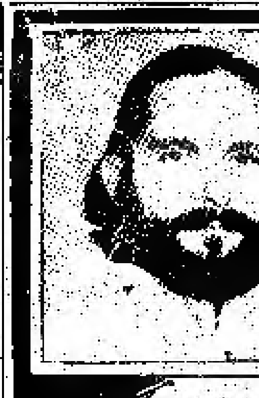
"اچھا! اچھا جذباتی مت ہو!"

"آپ نے بات ہی دل دکھانے والی کی!"

"چلو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں!"

"کوئی بات نہیں۔ اچھا اب میں فون رکھ کر آپ کا انتظار کرتا ہوں" "دیکھئے تشریف لائیں جلدی!"

ادب و ثقافت



بھارت نوردی

اجمل نیازی

بھارت میں ۱۴ روز

انبالہ میں پاک و ہند مشاعرہ

۲۶ مارچ کو "انبالہ بھارت" میں شام بہار ٹرسٹ کے زیر اہتمام حسب سابق پاک و ہند مشاعرہ منعقد ہوا اس مشاعرے میں چند ممتاز پاکستانی شعراء کو بھی مدعو کیا گیا تھا کچھ شعراء مشاعرے کے دوران ہی اپنے ویزے کی معیاد ختم ہوتے ہی وطن واپس لوٹ آئے جبکہ کچھ شعراء نے پندرہ دن کے ویزے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انبالہ کے علاوہ دہلی، لکھنؤ اور امرتسر کی بھی سیر کی اس دوران انہیں مختلف ادبی اور عوامی حلقوں میں بھی جانے کا موقع ملا ہمارے شعراء نے بھارت اور اہل بھارت کے بارے میں کیا محسوس کیا اس سلسلے میں انکی کڑوی اور میٹھی باتیں "بھارت نوردی" کے عنوان سے مختصر سفرنامہ کی صورت میں اجمل نیازی رقم کر رہے ہیں۔

بھارت جانے کی خواہش جب ایک طویل اور تکلیف دہ کوشش میں مسلسل بدلتی چلی گئی تو دل میں رنگا رنگ کیفیتیں بے رنگ سی ہونے لگیں۔ منیر نیازی اور سرور مجاز تو دفتری ضابطوں کے درمیان رہ گئے اور حسن رضوی کو بوجوہ اجازت ہی نہیں دی گئی اس سارے معاملے میں ہم اپنی نظروں میں مشکوک ہو گئے مگر جب ہم نے سرحد پار کی تو ہمیں معلوم ہوا ہے کہ قصہ دوسری طرف بھی دوسرا نہیں۔ اس سلسلے میں واہگے سے آگے ملنے ہم سے کسی طور پیچھے نہیں۔ یہاں سے ہمیں شٹل سٹل کے بھیجا گیا تھا اور وہاں کھول کھول کے تسلی کی گئی۔ تب ہمیں یقین ہو گیا کہ جیسے ہم بستہ الف کے بدمعاش ہیں۔ یہ الف جمال بھی ہوا اپنے اندر ایک خاص جہان رکھتا ہے تینوں اوقات در کار۔ ہر شہر میں پہلے اپنے پہنچنے کی رپورٹ پولیس سٹیشن پر کرائی پھر وہاں سے رخصتی کی اطلاع دی میرے ابا جی تھانے دار تھے اور مجھے معلوم ہے کہ بستہ الف کے بدمعاشوں کو شہر میں ہونے کی ہر روز خبر دینا ہوتی تھی اور وہ پیشگی اجازت کے بغیر شہر چھوڑ نہ سکتے تھے۔ بس یہی ایک عمل تھا جس سے ہمیں بار بار محسوس ہوا کہ ہم دوست ملک میں نہیں ہیں ورنہ وہاں لوگوں نے دوست داری کے رویے سے کثیر استقبال کی کئی مثالیں قائم کر دیں۔ دلی میں ایک عجیب چکر ہوا کہ جب مطابق قانون ہم پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچے تو متعلقہ کلرک نے ہمیں کہا کہ جناب انبالہ سے آپ کی رخصتی کی سرتو ہے نہیں تو میں دلی میں آپ کی وصولی کی تصدیق کیسے کروں۔ آپ فوراً انبالہ واپس جائیں اور یہ مہربانی اس شریف نے ہمارے ساتھ اسلئے کی کہ ہم قوال ہیں اور آج جمعہ کا دن ہے ہم نے شکر کیا کہ آج ہندوؤں کا بڑا دن ہے ورنہ ہم

بڑے گھر کی سیر کو چلے گئے ہوتے۔ وہ تو خیر ہوئی ہمارا رابطہ اندر کمار گجرال صاحب سے ہو گیا جو کبھی بھارت کے وزیر اطلاعات و نشریات رہ چکے ہیں اور روس میں سفیر رہ چکے ہیں پاکستان کے ایک ادبی سفر پر یہاں کے ادیبوں سے بھی ان کی ملاقات ہو چکی ہے وہ خود ایک اچھے وضعدار اور پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ انہوں نے آدھا منٹ ہم

کچھ پاکستانی شعراء کو مشاعرہ کے دوران ہی وطن واپس لوٹنا پڑا

بھارت میں مشاعروں اور سٹیج ڈراموں میں فرق مٹ گیا ہے

سے اس بے غیر معمولی کی معذرت کی اور دوسرے آدھے منٹ میں معاملہ رفع دفع کرا دیا۔ تب دلی میں ہمارے دل کو قرار آیا۔ تو ہم ہوا پہنچے آپ کو اس وقت پاکستان کا نمائندہ شاعر سمجھ رہے تھے اپنے [illegible] خوف اور بے رنگ سی حیثیت میں ہوتے ہوئے دونوں حکومتیں چاہتی ہیں کہ اس فضا کو اچھے موسم میں بدلنا ہے تو پھر یہ سارا دھوکہ ختم کرنا ہوگا۔ یا تو آنے جانے پر مکمل پابندی لگا دی جائے اور اگر دونوں کے فاصلے کم کرنے کی آرزو بھی ہے تو دوسرے ممالک کی طرح یہاں بھی ان تکلفات اور تکالیف کا ازالہ کرنا ہوگا دونوں طرف جب ادیب پہنچتے ہیں تو انہیں انکی توقع سے بھی زیادہ اعزاز ملتا ہے مگر یہ ساتھ یہ خفیہ زیر بھی کھلتا رہتا ہے اور واپس ہوتے ہوئے واقعہ اتنا کڑوا ہو چکا ہوتا کہ جذبوں کی مٹھاس کی

بات کرتے کچھ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور ہم خاصہ زور لگا کے مشاعرہ گاہ میں پہنچے تو کارروائی شروع ہونے والی تھی۔ اور ایک بھارتی شاعر قوالی کے انداز میں اپنے شعر سنا رہے تھے لوگوں کا جوش دیکھئے کہ وہ ایک ایک مصرعے کو بار بار اٹھاتے بھی نہیں تھکتے رہے تھے بلاشبہ یہ بہت بڑا اجتماع تھا سامعین کا جوش و خروش اور ذوق و شوق عروج پر ہو گیا تھا۔ عورتوں، مردوں، بچوں اور بڑوں نے جس خلوص اور سلیقے کے ساتھ شاعروں کا ساتھ دیا مشاعرے کی روایت کے زندہ تر ہونے کا ثبوت تھا۔ البتہ ایک بات یہاں سے مختلف پائی کہ یہاں مشاعرہ ایک لوک تماشے کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

ترنم کسی شاعر کی کامیابی کی پہلی شرط ہے وہ اداکاری و اداکاری بتانے کا فن آپ کو آنا چاہئے دوسری طرف جب

سعادت سعید کی نظم بھی انہوں نے توجہ سے سنی تو [illegible] مہمان نوازی کے بھی ہم قائل ہو گئے مہمان نوازی کا دوسرا روپ یہ تھا کہ سب چاروں سعادت سعید، اکمل صابری اور جعفر شیرازی کو جیسے "تیسے" اپنی چیزیں [illegible] مشاعرے [illegible] رہنما [illegible] اقبالیات پروفیسر جگن ناتھ آزاد [illegible] خاص طور سے محسوس کیا۔ صدر محفل بھارتی وزیر [illegible] صاحب اور مہمان خصوصی حسن عسکری صاحب نے سعادت سعید کے ساتھ [illegible] افسوس کہ انہوں نے [illegible] مشاعروں میں سے انور مسعود کی [illegible] خاص طور پر "جہلم کا پل" [illegible] آپ نے چھوٹی چھوٹی چیزیں بہت اچھی طرح پیش کیں۔

پاکستانی شعراء میں سے سب سے آخری شاعر عطاء الحق قاسمی تھے۔ ان کے ساتھ سٹیج اور ہال کی طرف سے خصوصی



[illegible]



[illegible]

مشاعرے کے آخری شاعر بھارت کے کیفی اعظمی تھے ان کی مقبولیت کا یقین ہمیں اس طرح ہوا کہ کسی شاعر نے اتنی تعداد میں اتنی بور غزلیں سن سن کر بے حزا نہ ہوتا کوئی معمولی بات



شبانہ اعظمی

نہیں۔ کیفی صاحب کی بیٹی شبانہ اعظمی آجکل بھارتی فلموں کی ایک مقبول اداکارہ بن چکی ہیں۔ بھارت میں شاعرہ کا رول اداکارہ سے مختلف نہیں۔ ہم نے تسنیم صدیقی کو شاعرہ اور جسم ان کے پورے وجود کو سامعین کے ساتھ ہم رقص بنانے چلا جا رہا تھا اس کے بعد جب ملکہ نسیم شعر پڑھنے آئیں تو شائستگی اور سنجیدگی نے ہمیں حیران کر دیا۔ تب ہمیں معلوم ہوا کہ شعر وہ خود لکھتی ہیں۔ اسی طرح اظہر حقانی نے نئی دانش سے لبریز غزلیں سنائیں۔ معروف شاعر بشیر بدر علی گڑھ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ اچھی غزل کہتے ہیں مگر ہم ان کے ترنم میں کھو گئے۔ سٹیج سیکرٹری لکھنؤ یونیورسٹی کے پروفیسر منظور ملک زادہ کے ساتھ بشیر بدر کی نوک جھونک ان کی شاعری سے بھی زیادہ لذیذ تھی۔ ان لمحوں میں مشاعرے اور سٹیج ڈرامے میں فرق مٹ گیا بعض اوقات شاعروں کے تعارف کے دوران منظور صاحب نے پروفیسرانہ انداز بھی اختیار کیا۔ انتظار امام صدیقی بمبئی واپس جانے کی جلدی میں تھے پروفیسر جگن ناتھ آزاد کے علاوہ یہ دوسرے شناسا آدمی تھے۔ وہ پچھلے دنوں پاکستان سے ہو کر گئے ہیں ادیبوں شاعروں کے یہ رابطے اگر غیر ضروری ضابطے کی قید سے بچ نکلیں تو اس کے نتائج موسم بہار کے ثمرات سے بھی آگے نکل جائیں گے انبالہ کے ڈپٹی کمشنر روشن لال افسری میں پاکستان والوں سے مختلف نہیں ہیں مگر ان کے اندر ایک دوست اور ادیب دوست آدمی کی جھلک کم روشنی میں بھی دکھائی دے رہی تھی وہ ادیب اردو ہیں۔ اردو سے محبت کرتے ہیں انداز ہمدانی کے ساتھ انکی بے تکلفی انکے غیر افسر ہونے کا ثبوت ہے وہ بار بار ہمدانی سے استاد امام دین کی شاعری کی فرمائش کرتے تھے۔ مگر یہ کیفیت نجی محفلوں میں تھی۔ سکولوں میں اردو میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لئے روشی صاحب نے انعام بھی مقرر کر رکھا ہے وہ شام بہار ٹرسٹ کے ممبر ہیں۔ اس بار انداز ہمدانی کو بھی اعزازی رکنیت دی گئی ہے یہاں راجندر منوتر وہ کلکٹر ایک کارخیر کی طرح کرنا چاہئے کہ ان کی کوششوں سے یہ بہت بڑا مشاعرہ ہوا جس میں بھارت کے علاوہ پاکستان کے شعراء کو بھی شرکت کا موقع ملا۔ یہ وہ کام ہے جو حکومتوں کی ساری کوششوں سے زیادہ موثر ہے اسطرح وہ فاصلے کم ہوں گے جو دلوں سے دلوں تک پیدا ہو گئے ہیں۔ اور فاصلے تو ہوتے ہی آدمیوں کے اندر ہیں اور جبھی وہ فیصلے نہیں ہو پاتے جو نزدیکیوں سے قربتوں کا باعث بن سکتے ہیں۔

سڑک سے اندازہ ہوا کہ وہ یہاں پہلے بھی آ چکے ہیں اور لوگوں نے انہیں یاد رکھا ہے۔ مرید سے آتے ہوئے پاکستانی شاعر احمد فراز کی صنف [illegible] میں مقبولیت کے مناظر یہاں بھی دیکھنے میں آئے۔ محبت کے مارے ہوؤں نے فراز کے گرد دائرہ کھینچ رکھا۔ وہ صرف شعر سنانے کے لئے سٹیج پر آئے اور پھر سامعین و ناظرین کے نرغے میں چلے گئے۔

غزل

کشور غنی (راولپنڈی)

ہزار راہ میں رہبر بھی راہزن بھی ملے
یہ آرزو ہی رہی کوئی ہمسفر بھی ملے

ستارگان شب غم تمہارا ساتھ قبول
مگر کبھی تو نوید دم سحر بھی ملے

اسی سبب سے کبھی جرأت دعا نہ ہوئی
دعا جو آئے لبوں پر اسے اثر بھی ملے

جو اضطراب تھا اب بھی ہے اضطراب وہی
کہ سنگ در بھی ملے اور سنگ سر بھی ملے

نظر ملے تو کوئی مرکز نگاہ بھی ہو
ہنر ملے تو کوئی صاحب نظر بھی ملے

چمن سے دور نیا آشیاں بنا تو لیا
چمن کی یاد سے کشور مگر مفر بھی ملے

نے مجھ پر دو مقدمے کھڑے کر دیئے۔ ایک مقدمہ سیکورٹی سے متعلق بھی تھا جس میں مجھے پندرہ سال قید بھی ہو سکتی تھی۔ اس نے مجھ پر یہ الزام لگایا تھا کہ میں نے سیکورٹی کا ایک اہم کاغذ گم کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ کاغذ میں نے جلا دیا تھا [illegible]

سلسلہ شہابیہ

جب ممتاز مفتی ہمارے لیے زندہ مصنف ہیں۔ اُن کے افسانے پڑھ پڑھ کر ہم جوان ہوئے اور اُن کا ناول "علی پور کا ایلی" پڑھتے ہی بوڑھے ہو گئے۔ لیکن خود مفتی صاحب کا یہ حال ہے کہ وہ سدا بہار ہیں جیسے پچیس برس پہلے تھے ویسے ہی اب ہیں فرق یہ ہے کہ پہلے وہ نارمل آدمی تھے، اب سلسلہ شہابیہ کے رکن ہیں۔ سلسلہ شہابیہ کا تقریر ہے کہ جس طرح تصوف کے بہت سے سلسلے ہیں، اسی طرح دنیا داری کے بھی کچھ سلاسل ہیں۔ انہیں میں سے ایک سلسلہ شہابیہ بھی ہے جس میں کسی اچھے خاصے آدمی کو یقین دلا دیا جاتا ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو نظر آتے ہو بلکہ وہ ہو جو نظر نہیں آتے ہو۔ تمہاری حقیقت کو صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو نظر وسیع و عمیق رکھتا ہو۔ ممتاز مفتی اور اشفاق احمد سلسلہ شہابیہ کے بنیادی اراکین ہیں۔ ایک رکن ابن انشاء بھی تھے جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ قدرت اللہ شہاب وہ رنگ ہیں جن کو پہچاننے کے لئے نظر کا وسیع و عمیق ہونا ضروری ہے مفتی صاحب اور اشفاق احمد نے سلسلہ شہابیہ سے بہت کچھ حاصل کیا، کچھ کھو یا تو جناب قدرت اللہ شہاب نے کہ ان کے نام کے ساتھ تعارفی تو بن میں مفتی و اشفاق کے [illegible]

علم مزدور کا تھا قدرت اللہ شہاب بڑا آئی سی ایس افسر اور اشفاق احمد کاروبار کا بادشاہ، دیکھتے دیکھتے دونوں نے تصوف اوڑھ لیا۔ پاکستان میں حکومتی سطح پر کوئی بھی ایک آئی سی ایس افسر کے لئے تو تصوف کو ضرورت کا درجہ دلا سکتی ہیں اور کاروبار کے بادشاہ کے لیے بھی یہ ضرورت ٹھہری لیکن آپ کے ساتھ کیا بنی۔ لوگ اسے فراریت کا نام دیتے ہیں۔ کیا

مفتی شہاب، اشفاق گٹھ جوڑ

آپ کے نزدیک یہ زندگی سے آنکھ ملانے کا باب ہے؟ یہ سوال مرزا حامد بیگ نے کیا تھا۔

ممتاز مفتی کا جواب: میں تصوف سے قطعاً ناآشنا ہوں۔ ایک بزرگ نے مجھے دیکھ کر کہا تھا تم کچھ کرتے کیوں نہیں۔ میں نے جواب میں کہا تھا ابھی تو دروازے پر بیٹھا ہوں۔ سب کو سلام کرتا ہوں۔ اس زمانے میں، میں بڑا سکی تھا۔ یعنی پاکستان بننے کے حق میں نہیں تھا اور مذہب کو مانتا نہ تھا۔ اس زمانے میں ہم [illegible] دونوں ایک لڑکی کو [illegible]

[illegible]

ایم آر ڈی نے اگلے ماہ کراچی میں کنونشن منعقد کرنے کا اعلان کر دیا

بحالی جمہوریت کی تحریک کے لئے اسی قسم کے کنونشن لاہور، پشاور اور کوئٹہ میں بھی ہوں گے

زکوٰۃ اور عشر لاگو کرنے کے خلاف فتوے کی منظوری دے دی گئی

لاہور میں ایم آر ڈی کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس کے بعد فیصلوں کا اعلان

لاہور ــــ ایم آر ڈی کی مرکزی کمیٹی نے ایم آر ڈی کا کنونشن مئی میں کراچی میں منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فیصلہ لاہور میں کمیٹی کے اجلاس کے بعد کیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس کنونشن میں ایم آر ڈی میں شامل سیاسی پارٹیوں کے کارکن شامل کئے جائیں گے تاکہ ملک میں بحالی جمہوریت کی مجوزہ مہم شروع کی جا سکے۔ کمیٹی کا اجلاس جمعیت العلمائے اسلام کے ...



صدر ضیاء نوکر شاہی کے کھیل کا مہرہ نہ بنیں: محمود اعظم فاروقی

ماضی کے حکمرانوں کو بھی قبولِ عام کا فاترِ زبار جاتا رہا تھا، ان کے انجام سے سبق حاصل کریں

دینا الفصیح کا مقدمہ

ایم آر ڈی سے علیحدگی، تحریک استقلال کی مجلس عاملہ کی تجویز مسترد ہو گئی

مرکزی مجلس عاملہ میں انتہا پسند گروپ کو شکست، علیحدگی سے تحریک کو فائدہ نہیں ہوگا

شاہ حسین نے پی ایل او کو امریکی منصوبہ تسلیم کرنے پر مجبور کیا تھا

پی ایل او اور شاہ حسین کو فلسطینیوں کی طرف سے مذاکرات کا حق نہیں دیں گے، جارج حبش

قومی بنک ۳۰ کروڑ روپے کے واجبات کی وصولی کیلئے سابقہ حکومت کے عوامی نمائندوں کے خلاف مقدمے دائر کرے گا

پاکستان بنکنگ کونسل نے عوامی نمائندوں کے خلاف عدالتی فیصلوں پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت کر دی

امریکی قونصل جنرل نے مشورہ دیا تھا کہ امریکی امداد کو بحالی جمہوریت سے مشروط کرانے کیلئے تحریک چلائی جائے ○ مولانا سراج احمد دین پوری کا انکشاف

سعودی شاہی خاندان کی اندرونی سیاست سے بیرونی قوتوں کو فائدہ

ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے شام اور روس سے مسلسل رابطہ قائم کر رکھا ہے

ایرانی قصبہ پر عراق نے راکٹ برسا دیئے، ۲۱ افراد ہلاک

طیاروں کی فائرنگ سے اسکول، دکانیں اور مکانات تباہ، ایران نے بالواسطہ انتقام لینے کی دھمکی دے دی

ملک میں توانائی پیدا کرنے پر ایک کھرب روپے خرچ کرنے کا منصوبہ

سائنس و ٹیکنالوجی کے اعلیٰ ادارے قائم کئے جا رہے ہیں

ملک غذائی اجناس میں خود کفیل ہو گیا ہے: واشنگٹن میں پریس کانفرنس

شہروں پر حملے کے باوجود ایران ہتھیار نہیں ڈالے گا: امام خمینی

ایرانی فوج نے دو مقامات پر عراقی دفاع توڑ دیا تھا، عراقی جنرل کا اعتراف

جیتی جاگتی زندگی : مسز فرخ، آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

شوہر مجھے نظر انداز کرتے ہیں!

میرے شوہر رات کے شفٹ میں ایک بڑے سپر اسٹور میں کام کرتے ہیں جس کے منتظم ایک ہندو ہیں۔ یہ اسٹور ہمارے فلیٹ کے نیچے واقع ہے مجھے جب بھی موقع ملتا ہے وہاں چلی جاتی ہوں لیکن اپنے شوہر کو دیگر خواتین سے دل کی بات چیت کا انداز بڑا بے تکلفانہ ہوتا ہے، وہ میری موجودگی کو نظر انداز کر دیتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ گاہکوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا میرے کام کا ایک حصہ ہے ان کا خیال ہے کہ مجھے اسٹور میں کم سے کم جانا چاہئے، لیکن میں اسٹور میں نہ جاؤں تو کیا کروں، شوہر کے ساتھ میری سماجی مصروفیت بالکل نہیں ہے میں ان سے پاس ہوں شوہر اسے ہیں وہ اچھی شخصیت کے مالک ہیں ہماری شادی کو چند ماہ ہوئے ہیں۔

(ناہید قریشی)

آپ کے شوہر درست کہتے ہیں کہ آپ کو اسٹور میں کم سے کم جانا چاہئے ہ اسٹور میں رات گئے تک کام کرنا ان کا ذریعہ معاش ہے اور گاہکوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا اس کام کی ضرورت ہے یہ ان کی سماجی زندگی کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ کام آپ کی سماجی زندگی کا حصہ بن سکتا ہے

فرضی کہانیاں بنتی ہیں

* میں ذہین جاتی ہوں، میری عمر چار برس ہے میں بچپن سے ہی بیمار رہتی ہوں، مجھے سانس کی تکلیف رہتی ہے، اس لئے پڑھائی میں بھی پیچھے رہ گئی، میں پڑھنے بیٹھتی ہوں تو سوچوں میں ڈوب جاتی ہوں میرے ذہن میں بہت سی فرضی کہانیاں بننے لگتی ہیں، میں اکثر ایسی لڑکی کا تصور کرتی ہوں جو ہر کام میں ماہر ہو، شادی کے بعد وہ ملازمت کرتی ہے اور خود کفیل ہے، وہ اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہے جب کہ وہ اس کے ساتھ بہت زیادتی کرتا ہے، وہ دوسروں کے سامنے اس کا مذاق اڑاتا ہے۔

حال ہی میں میرے بھائی کی شادی ہوئی ہے بھابی گھر کا تمام کام کرتی ہے، میں اسکول جاتی ہوں ویسے بھی مجھے بہت سی چیزوں سے الرجی ہے اس لئے گھر کے کام کو ہاتھ نہیں لگاتی، نہ ہی کوئی مجھے مجبور کرتا ہے میں اکثر تنہا بیٹھی رہتی ہوں۔ مجھے بہت غصہ آتا ہے، میں کسی کی معمولی سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتی، لیکن بعد میں غلطی کا احساس ہوتا ہے تو معافی مانگ لیتی ہوں، میں دوسروں پر شک کرتی ہوں چند لوگ بیٹھے باتیں کر رہے ہوں تو مجھے لگتا ہے جیسے وہ میری باتیں کر رہے ہوں، مجھے کوئی پسند نہیں کرتا میری بھابی کہتی ہیں کہ تم نیند میں امی کو پکارتی ہو۔

(ن - الف)

ماں بیٹی کی محبت ایک مسلم حقیقت ہے لیکن آپ نے دوسرے تمام لوگوں سے کٹ کر اس جذبے کو شدید بنا دیا ہے، آپ کے خیال میں ماں کے علاوہ اس دنیا میں کوئی ہمدرد نہیں ہے یہ بات کم سن بچوں کے ذہن میں ہوتی ہے وہ ہر وقت ماں کے سائے میں رہنا چاہتے ہیں، لیکن جب بڑے ہوتے ہیں اور اسکول میں اپنے ہمجولی اور دوست بناتے ہیں تو ان کے نئے روابط اور تعلقات کی وجہ سے ماں پر انحصار کرنے کی خواہش کم ہو جاتی ہے!

ممکن ہے اس کی بنیادی وجہ آپ کی بیماری ہو لیکن سانس کی تکلیف خدانخواستہ اتنی بھی بڑی نہیں کہ کوئی شخص معذور ہو کر رہ جائے مثال کے طور پر آپ کو الرجی ہے یہ الرجی گرد، پیاز یا مسالے کی بو وغیرہ سے ہو سکتی ہے، لیکن کپڑے استری کرنے میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح آپ بستر کی چادریں بدل سکتی ہیں، دھلے ہوئے کپڑے الگنی پر ڈال سکتی ہیں آپ کے ذہن میں ایک لڑکی کی کہانی ابھرتی ہے آپ خود کو اسی لڑکی کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہیں آپ کی یہ خواہش ہے کہ بہت سے کاموں میں مہارت حاصل کریں، آپ کی شادی ہو، آپ پرسکون زندگی گزاریں تو میری جان ایسا ضرور ہوگا اب آپ دیکھتی ہیں کہ آپ کی بھابی نے گھر کے بہت سے کام کو کس طرح سنبھال رکھے ہیں، آپ بھی یہ سب کچھ کر سکیں گی۔ بس خود کو مریض یا اپاہج نہ سمجھیں۔

آپ ہر ایک پر شک کرتی ہیں یہ سمجھتی ہیں کہ وہ آپ کی باتیں کر رہے ہیں، یعنی دنیا میں کوئی اور موضوع نہیں رہا، بات چیت کرنے کو، نہ آپ کوئی بڑی تاریخی شخصیت ہیں، نہ آپ سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہے، پھر بھلا وہ آپ کی باتیں کیوں کرنے لگے۔



کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی البتہ رشتہ داری نبھانے کے لئے اکثر لوگ ایسی باتیں سوچتے ہیں آپ کے کیا ارادے ہیں؟

آپ کو اپنے گھر میں گھٹن محسوس ہوتی ہے گھر والے پسند نہیں ہیں، نگر نگر کی سیر کرنے کی خواہش ہے یہ خواہش محض خواب بن کر ختم ہونے سے اس وقت محفوظ رہ سکتی ہے جب آپ عملی اقدام اٹھانے کے عادی ہو جائیں دنیا میں کوئی شخص آپ کو پاسپورٹ، ویزا اور جہاز کا ٹکٹ تھما کر یہ نہیں کہے گا کہ جاؤ بیٹا دنیا کی سیر کرو۔

آپ خوشی کے موقع پر بھی اداس رہتے ہیں لیکن آپ نے کبھی یہ سوچا کہ خوشی کے موقع پر کس طرح خوش ہوا جا سکتا ہے آپ کو کیا مل جاتا، جو آپ کی اداسی ختم ہو جاتی۔

دیکھو میاں! پہیلیاں نہ بجھواؤ، سچ سچ بتاؤ چکر کیا ہے کہیں عشق وشق تو نہیں ہو گیا جس سے گھر والے اتفاق نہیں رکھتے پڑوسی آپ کی مالی حیثیت پر آزردہ ہیں، آپ کو اپنا مستقبل تاریک نظر آتا ہے،

پڑوس اور آپ کے گھر کے درمیان دیوار تو ہوگی، آپ دونوں گھروں کے لوگ اپنی اپنی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں کھانے پکاتے ہیں اپنا اپنا چولہا جلاتے ہیں، آپ یہاں سے یہ کہنے نہیں جاتے کہ آپ نے آج قورمہ کیوں کھایا تھا جب کہ ہمارے ہاں تو دال ہی پکی تھی ویسے بھی پاس پڑوس میں رہنے والوں کے ساتھ عام تعلقات قائم رکھنے کے لئے مالی حیثیت

ہے، میں دوسرے ملکوں کے بارے میں معلوماتی مضامین بہت شوق سے پڑھتا ہوں اگر کوئی خوبصورت تصویر دیکھوں تو کھو سا جاتا ہوں اور نگر نگر کی سیر کے خواب دیکھنے لگتا ہوں۔ میں خوشی کے موقع پر بھی اداس رہتا ہوں شادی اور دیگر تقریبات میں جانے سے کتراتا ہوں، بعض اوقات اپنے آپ سے نفرت ہونے لگتی ہے، سوچتا ہوں کہ اپنے ہم خیال لوگوں میں کیوں نہ پیدا ہوا یا پھر میں بھی ان جیسا کیوں نہ بن گیا۔ پڑوس والے بھی ان پڑھ اور جاہل ہیں ان کے نزدیک پیسہ ہی سب کچھ ہے ہمارے معاشی حالات بھی اچھے ہیں، اس وجہ سے ان کے خیالات ہمارے بارے میں درست نہیں

(ن - م)

بے عملی اور خواب

میری عمر ۱۹ سال ہے، احساس کمتری کا شکار ہوں، اکثر لوگوں سے بات کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے خود اعتمادی نہیں ہے اپنے بارے میں اکثر عملی جامہ نہیں پہنا سکتا میں گھر والوں سے بہت کم بات کرتا ہوں وہ کچھ پوچھیں تو مختصر جواب دیتا ہوں مجھے ہر وقت مستقبل کی فکر لگی رہتی ہے، مجھے قدرتی مناظر بہت پسند ہیں، سیاحت سے بہت دلچسپی

منتخب افسانہ

ایم اے مغنی

بیگم صاحبہ



باپ کے مرنے کے بعد پورے خاندان کی کفالت کا بوجھ فردوس کے کندھوں پر آپڑا۔ اس کی دلی تمنا تھی کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرے تاکہ کسی بڑے عہدے پہ پہنچ کر اپنی ماں، چھوٹے بھائی اور بہن کی خاطر خواہ خدمت کر سکے۔ لیکن باپ کی ناوقت موت نے اس کا سارا پروگرام درہم برہم کر دیا۔ انٹر پاس کرنے کے بعد اسے گھر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے فوری طور پر ملازمت کی ضرورت تھی اور کافی کوشش کے بعد ایک مشہور کمپنی کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں اس کا تقرر ہو گیا۔

جب وہ پہلے دن گھر سے ڈیوٹی پر جانے کو تیار ہوئی تو ماں نے اسے ٹوک کر کہا دیکھو بیٹی، حالات نے تمہیں گھر سے باہر قدم نکالنے پر مجبور کر دیا ہے تم ماشاء اللہ جوان ہو سمجھدار ہو۔ وہاں تمہیں ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑے گا مگر تم اپنے کام سے کام رکھنا۔ ایسی کوئی بات نہ ہونے دینا جس سے خاندان کی عزت پہ حرف آئے اور لوگ ہم پر انگلیاں اٹھائیں۔"

فردوس نے ہنس کر کہا "امی آپ بے فکر رہیں انشاء اللہ آپ کی نصیحت پر سختی سے عمل کروں گی۔"

فردوس کو کام کرتے ہوئے چند دن ہو گئے تھے۔ کمپنی کا سارا اسٹاف اس کی خوش اخلاقی اور خود اعتمادی کے سبب اس کی بڑی عزت کرتا تھا لیکن وہ کمپنی منیجر کی حریصانہ نظروں سے خائف رہتی تھی اسے ڈر تھا کہ یہ شخص ضرور کسی روز اسے پریشان کرے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ ایک روز دفتر کے چپراسی نے اسے منیجر کی جانب سے ایک پرچہ لا کر دیا اور ساتھ ہی جواب بھی طلب کیا۔ پرچے میں منیجر نے فردوس کے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار بھی کیا تھا اور پھر کسی روز فلم ساتھ دیکھنے اور کسی ہوٹل میں کھانا کھانے کی دعوت بھی دی تھی۔ فردوس نے وہ پرچہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا اور جواب دینے کی بجائے اپنے کام میں مصروف ہو گئی چپراسی نے جب منیجر کو صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ اپنی توہین پر جھلا اٹھا لیکن اس نے اپنی خفگی کو ظاہر نہیں ہونے دیا اور ایک روز موقع پاکر خود ہی اپنے پرچے کے جواب کی فرمائش کر دی۔ فردوس نے غصہ سے بگڑ کر کہا۔

"منیجر صاحب! آپ کو اس قسم کا پرچہ لکھتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ میں یہاں دفتر میں کام کرنے آئی ہوں۔ آپ کے ساتھ سینما یا ہوٹل جانا میرے فرائض میں شامل نہیں اگر آپ نے اس قسم کی حرکت کی تو اچھا نہ ہوگا"

منیجر نے کہا۔

"ارے آپ تو ناراض ہو گئیں میں نے تو سوچا تھا کہ ہمارا آپ کا لمبا ساتھ رہے گا میں آپ کی تنخواہ میں اضافہ بھی کرا دوں گا اور خود بھی آپ کی کچھ خدمت کر دیا کروں گا"

فردوس نے بات کاٹ کر کہا۔ معاف کیجئے مجھے آپ کی کوئی ضرورت نہیں۔

منیجر نے کہا بہت اچھا دیکھا جائے گا

*

دن گزرتے گئے بظاہر منیجر کا رویہ بھی قابل اعتراض نہ تھا لیکن وہ دل ہی دل میں فردوس سے انتقام لینے کی تدبیریں کر رہا تھا۔ چنانچہ ایک روز اس نے کمپنی کا ایک اہم ایگریمنٹ جو فردوس کی تحویل میں تھا غائب کر دیا اور

پھر فردوس پر غفلت اور لاپرواہی کا الزام لگا کر کمپنی کے مالک سے اسے ملازمت سے علیحدگی کا نوٹس بھی دلوا دیا۔ اپنے گھر کے مستقبل کا خیال آتے ہی فردوس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کمپنی کا منیجر بڑے فاتحانہ انداز میں فردوس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

*

فردوس کو آبدیدہ دیکھ کر چپراسی کا دل پسیج گیا اس نے چپکے سے فردوس سے کہا "بی بی آپ مالک سے جا کر ملئے اور انہیں منیجر کے بارے میں سب کچھ بتا دیجئے الٹی آنتیں اس کے گلے پڑ جائیں گی"۔

چپراسی کے مشورہ پر فردوس سیدھی مالک کے کمرہ میں گئی اور سلام کرنے کے بعد کہا سر میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔"

کمپنی کا مالک نسیم ایک خوش شکل اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تھا فردوس کو دیکھ کر اس نے بڑی نرمی سے کہا، "تشریف رکھئے آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟"

فردوس بات کرتے ہوئے کچھ تامل کر رہی تھی اور نسیم کی نظریں اس کے خوبصورت چہرہ پہ جمی ہوئی تھیں وہ دل ہی دل اس کے معصوم حسن اور دلکش نقش و نگار کا جائزہ لے رہا تھا، چہرہ پہ غازہ، نہ ہونٹوں پہ سرخی اور پھر بھی اس قدر کشش

*

فردوس نے علیحدگی کا نوٹس دکھاتے ہوئے کہا مجھے اس کے بارے میں کچھ کہنا ہے، نسیم نے کہا ہمیں مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کی لاپرواہی سے ہمیں کتنا زبردست نقصان پہنچ سکتا تھا۔

فردوس نے کہا لیکن میرے خلاف فیصلہ کرنے سے پہلے آپ نے مجھے صفائی کا موقع نہیں دیا میں تو یہ سمجھ کر آئی تھی کہ آپ انصاف کریں گے۔ یہ کہہ کر فردوس کھڑی ہو گئی لیکن نسیم نے اسے روک کر کہا اچھا بتایئے آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟"

فردوس نے کہا "سر وہ کاغذات منیجر صاحب نے خود غائب کر کے مجھ پہ جھوٹا الزام لگایا ہے"۔ نسیم نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا آخر انہیں آپ سے کیا دشمنی ہے؟"

فردوس نے کہا یہی تو بتانے آئی ہوں اس کے بعد اس نے منیجر کا پرچہ بھیجنے اسے لالچ اور دھمکی دینے کا سارا حال بتایا۔ نسیم نے چپراسی کو بلا کر اس سے دریافت کیا تو اس نے فردوس کی حرف بحرف تائید کی۔ نسیم صورت حال سے واقف ہو کر آگ بگولا ہو گیا اس نے منیجر کو بلا کر فردوس کا سامنا کرایا اس نے منیجر کے کرتوت پہ لعنت ملامت کرتے ہوئے اسے ملازمت سے فوری طور پہ علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا اور فردوس سے کہا جایئے آپ کام کرتی رہیے۔

*

منیجر کے چہرہ پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں اس کی پیشانی پر پسینہ آ گیا تھا جسے وہ رومال سے پونچھ رہا تھا۔ اور ملتجی نظروں سے نسیم کی طرف دیکھ رہا تھا۔

فردوس نے بھی اس پہ ایک نظر ڈالی اور پھر چلتے چلتے اس نے نسیم سے کہا سر اگر آپ میری ایک درخواست مان لیں تو عرض کروں۔

نسیم نے کہا ہاں ہاں کہیئے۔

فردوس نے کہا میں اپنی ذات سے کسی کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتی۔ منیجر صاحب اپنی غلطی پہ نادم نظر آتے ہیں اگر آپ انہیں معاف کر دیں تو مجھ پہ احسان ہوگا۔

نسیم نے کہا آپ تو بہت نیک دل معلوم ہوتی ہیں۔ اچھا خیر منیجر صاحب جایئے ان کی سفارش پہ میں آپ کو معاف کرتا ہوں۔ لیکن آئندہ اس قسم کی ذلیل حرکت نہ کیجئے گا منیجر نے دونوں کی طرف تشکر آمیز نظروں سے دیکھا اور فردوس نسیم کا شکریہ ادا کر کے اپنی سیٹ پہ جا بیٹھی۔

*

کافی عرصہ گزر چکا تھا اور فردوس اپنے فرائض بڑے اطمینان سے انجام دے رہی تھی منیجر بھی اب اس کے ساتھ بڑی عزت سے پیش آتا تھا لیکن کچھ عرصہ سے اس کے لئے ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی تھی۔ کمپنی کے مالک نسیم اس پر ضرورت سے زیادہ توجہ دے رہے تھے وہ اسے اپنے پاس بلاتے آفس کے کام کے متعلق کچھ الٹے سیدھے سوالات کرتے اور بڑی دیر تک ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتے رہتے اور کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو جاتے۔ فردوس تنگ آکر اٹھ جاتی اور کہتی۔

"سر میرے پاس بہت کام ہے آپ کی اجازت سے جا سکتی ہوں اور چلی جاتی۔

ایک روز کام کی زیادتی کے سبب فردوس کو آفس میں کچھ زیادہ دیر ٹھہرنا پڑا آفس کے دوسرے لوگ جا چکے تھے۔ نسیم نے فردوس کو اپنے آفس میں بلا کر حسب معمول ادھر ادھر کے سوالات کرنے شروع کر دیئے اور پھر اچانک بات کا رخ بدل کر انہوں نے کہا مس فردوس میں آپ سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتا ہوں فردوس نے حیران ہو کر کہا کیا بات ہے سر۔

نسیم نے کہا۔

میں آپ کی شرافت اور اعلیٰ کردار سے بے حد متاثر ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ مستقل طور پہ ۔۔۔۔۔۔ اسی اثنا میں چپراسی نے ایک ٹرے میں چائے لا کر رکھ دی نسیم نے کہا اچھا پہلے چائے پی لیں پھر بات ہو گی۔

فردوس نسیم کے انداز اور گفتگو سے خائف ہو گئی اس نے کہا سر میرا آپ کے پاس اس وقت اس طرح بیٹھنا اور پھر چائے پینا میری بدنامی کا باعث ہو سکتا ہے میں چائے نہیں پیوں گی میں اجازت چاہتی ہوں

یہ کہہ کر وہ کھڑی ہو گئی۔ نسیم نے کہا نہیں آپ کو چائے پلائے بغیر نہ جانے دوں گا مجھے بھی ضد ہو گئی ہے اور یہ کہہ کر اس نے فردوس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھانا چاہا۔ فردوس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن نسیم نے اس کا ہاتھ بڑی مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اچانک فردوس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کے لئے نسیم کی کلائی پہ غصہ سے کاٹا اس کے دانت نسیم کی کلائی میں گڑ گئے درد کی شدت سے نسیم نے فردوس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ لیکن نسیم کی آستین خون سے تر ہو گئی نسیم نے اپنی تکلیف کو ضبط کرتے ہوئے کہا بڑی پاگل لڑکی ہو۔

آپ نے مجھے غلط سمجھا بہر حال یہ رومال کلائی پہ باندھ دیں مجھے ابھی ڈاکٹر کے پاس جانا ہوگا۔

فردوس پریشان بھی تھی اور پشیمان بھی۔ اس نے نسیم کی کلائی پہ رومال باندھا اور خاموشی سے گھر چلی گئی۔

*

دوسرے دن نسیم آفس نہیں آئے معلوم ہوا کہ وہ اسپتال میں زیر علاج ہیں فردوس کو یہ پریشانی لاحق تھی کہ نسیم نے ڈاکٹر سے کیا کہا ہوگا۔ تیسرے دن جب نسیم آفس آئے تو وہ فوراً ان کی مزاج پرسی کے لئے پہنچ گئی اس نے کہا سر مجھے اس روز کی حرکت پہ دلی افسوس ہے لیکن ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں آپ نے ڈاکٹر کو کیا بتایا تھا "یہی کہ ایک جنگلی بلی نے ہاتھ میں کاٹ لیا تھا۔"

فردوس جھینپ گئی اور کہا۔

"یقین ہے آپ مجھے معاف کر دیں گے۔"

نسیم نے کہا آپ کو معاف کر دیا جائے ہرگز نہیں۔ آپ کی سزا یہی ہے کہ آپ اس آفس میں کام نہیں کریں گی۔ فردوس پریشان ہو کر جانے کے لئے کھڑی ہو گئی تو نسیم نے کہا اور نہ آپ کسی اور جگہ کام کریں گی۔ فردوس حیرت سے ان کی شکل دیکھنے لگی۔ نسیم نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"میں آج ہی آپ کے متعلق سے کہہ دوں گا۔ میں آپ کی والدہ سے سب کچھ طے کر آیا ہوں۔ آج سے آپ کا گھر میرا گھر۔ آپ کی والدہ میری والدہ اور آپ کی عزت میری عزت ہے۔"

فردوس دم بخود کھڑی تھی وہ حیران تھی کہ نسیم صاحب کیا کہہ رہے ہیں اتنے میں نسیم نے ڈرائیور کو بلا کر کہا۔ جاؤ بیگم صاحبہ کو گھر چھوڑ آؤ۔ اور فردوس جب موٹر میں بیٹھی اپنے گھر کی طرف جا رہی تھی تو اس نے بڑی آہستگی سے نسیم کے الفاظ دہرائے "بیگم صاحبہ" پھر اس نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ زیر لب کہا "خدایا زندگی کے پیچ و خم بھی کیسے عجیب ہوتے ہیں۔"

غزل

افتخار عارف

شکستِ اعتمادِ جاں کا بدلہ چاہتا ہوں
وہ دھوکا تھا تو اس دھوکے کا چرچا چاہتا ہوں

نہ جانے کیا قیامت میرے سر پر آپڑی ہے
سمندر ہوں مگر صحرا میں رہنا چاہتا ہوں

سگانِ کوچۂ شہرت کو مژدہ ہو کہ میں خود
گلی کوچوں میں تشہیرِ تمنا چاہتا ہوں

گھڑی بھر کو سہی دیکھے تو دنیا اپنا چہرہ
اک آئینہ سرِ بازار رکھنا چاہتا ہوں

زمانہ ہو گیا خود سے مجھے لڑتے لڑتے
میں اپنے آپ سے اب صلح کرنا چاہتا ہوں

ہواؤں ہی نہیں میری مخالف ہو رہی ہے
غبارِ راہ ہوں سورج سے ملنا چاہتا ہوں

کہاں کا خیر کیسی حرمتِ حرف و معانی
میں دنیا میں ہوں اور اسبابِ دنیا چاہتا ہوں

fortnightly al-Hilal | Vol.12 No.4 | May 10, 1983 | 50 ¢ | Phone: (416) 474 9292

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Director: M. Lateef Owaisi

سابقہ حکومتوں نے سوشلزم نافذ کرنے کی کوشش میں شہریوں کا جینا دوبھر کر دیا تھا؛ لاڑکانہ اور نوابشاہ میں شہری استقبالیوں سے خطاب

پاکستان میں سوشلزم کے لئے کوئی جگہ نہیں: صدر ضیاء

۱۹۷۷ء کی تحریک کسی فرد یا حکومت کے خلاف نہیں بلکہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے تھی؛ قائد اعظم اور قائد ملت کے بعد تحریک پاکستان کی اسلامی اساس کو سرد خانے میں ڈال دیا گیا تھا

[illegible]

بلدیاتی ادارے سیاست سے پاک لیکن اسلامی نظریہ کی بنیاد پر ہوں گے

سندھ کے دورے کا مقصد بلدیاتی انتخابات کی مہم کا آغاز کرنا ہے

[illegible]

مقبوضہ جموں میں نیشنل کانفرنس اور اندرا کانگریس کے کارکنوں میں تصادم

کٹھوعہ میں اندرا کانگریس کے کارکنوں نے نیشنل کانفرنس کے دفتر کا فرنیچر نذر آتش کر دیا!

[illegible]

صوبہ سرحد میں تمام طلباء تنظیمیں توڑ دی گئیں

پشاور ——— [illegible]

سندھ کے عوام چاہتے ہیں کہ مارشل لاء مزید ۶ سال نافذ رہے: صدر ضیاء

میرا سیاسی پارٹی بنانے کا قطعاً کوئی ارادہ نہیں

[illegible]

خیبر میڈیکل کالج پشاور میں طلباء میں تصادم

ایک ہلاک، ۲۳ زخمی، ۵۷ گرفتار

۲ کالج اور تین یونیورسٹیاں بند

سرکاری پریس نوٹ

پشاور ——— [illegible]

امریکی سفارت خانے کا دھماکہ اسرائیل نے کرایا ہے

اسرائیل نے بیروت میں اپنی فوجیں رکھنے کیلئے یہ کارروائی کی ہے: وزیر اعظم علی سالم

بیروت ——— [illegible]

پاکستان دھماکے کے بغیر ایٹمی طاقت بن جائے گا: سبرامنیم

بھارت، اسرائیل اور روس پاکستان کیلئے فوجی خطرہ نہیں رہے

نئی دہلی ——— [illegible]